اَلفضلُ بِیدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۷۹
روزنامہ
الفضل
لاہور
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
یوم جمعۃ المبارک
۸ رجب ۱۳۷۱ھ
فی پرچہ
جلد ۴۰/۶ | ۴ شہادت ۱۳۳۱ھش | ۴ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت یوں تو اچھی ہے مگر کل سے کسی قدر حرارت کی شکایت ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ہلکا ٹمپریچر ہے۔ دن بھر سانس کھینچ کر آنے کی تکلیف بہت زیادہ رہی۔ دل میں بھی ضعف بڑھ گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

مسئلہ طیونس کی حمایت کے سلسلے میں امریکہ سے پاکستان کی درخواست

واشنگٹن ۳ اپریل۔ پاکستان نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ سلامتی کونسل میں طیونس کے مسئلہ کی حمایت کرے۔ پاکستان کے سفیر متعینہ واشنگٹن مسٹر محمد علی نے کل اس سلسلے میں امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ پاکستان طیونس کے مسئلہ کا جلد سے جلد تصفیہ چاہتا ہے کل سلامتی کونسل طیونس کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کرنے کے سوال پر بحث کر رہی ہے۔

برطانوی مصری مذاکرات کے لئے

فضا پوری طرح ہموار نہیں ہوئی

لنڈن ۳ اپریل۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے باخبر حلقوں کے حوالے سے خبر دی ہے کہ برطانیہ اور مصر ابھی کسی ایسی بنیاد پر نہیں پہنچے ہیں کہ جس پر باقاعدہ بات چیت شروع کی جا سکے۔

کھوکھرا پار کے راستے مہاجرین کی آمد میں اضافہ

ہولی کے فرقہ وارانہ فسادات کا ردعمل

کراچی ۳ اپریل۔ گذشتہ دنوں ہولی کے موقعہ پر ہندوستان کے مختلف مقامات پر جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ان کی وجہ سے مغربی پاکستان میں مہاجرین کی آمد پھر بڑھ گئی ہے چنانچہ گذشتہ مہینے کھوکھرا پار کے راستے ۷۴۱۵ آدمی سرحد عبور کر کے مغربی پاکستان میں داخل ہوگئے۔ ان نووارد مہاجرین کا بیان ہے کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں فرقہ پرستوں نے جو لوٹ مار مچا رکھی ہے اس کی وجہ سے اقلیتوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

طیونس کی نو دستور پارٹی نے فرانس کی پیش کردہ آئینی اصلاحات مسترد کر دیں

طیونس ۳ اپریل۔ طیونس میں فرانس نے جو نئی آئینی اصلاحات تجویز کی ہیں وہاں کی نو دستور پارٹی نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ پارٹی کی طرف سے اس ضمن میں جو بیان شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے موجودہ آئین میں جو تبدیلیاں کرنے کا اعلان کیا ہے وہ پارٹی کے نزدیک کسی حال میں بھی قابل قبول نہیں ہیں۔ ان نام نہاد اصلاحات سے اہل طیونس کے قومی مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ اصلاحات تجویز کرنے والوں نے گذشتہ جنوری سے جو مظالم ڈھا رکھے ہیں ان کی وجہ سے لوگوں میں سخت دہشت اور خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔

تنجیر ۳ اپریل۔ مراکش کے بین الاقوامی شہر تنجیر میں فرانسیسی اور ہسپانوی فوج کی تازہ دم کمک پہنچ گئی ہے۔ ان حکومتوں کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ فوجیں وہاں امن برقرار رکھنے کے لئے بھیجی گئی ہیں یاد رہے فرانسیسی مظالم کے خلاف وہاں حال ہی میں مظاہرے ہوئے تھے۔

پاکستان پارلیمنٹ میں زرعی ترقی کی مالی کارپوریشن کا بل منظور ہو گیا

کراچی ۳ اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق زرعی ترقی کی مالی کارپوریشن قائم کرنے کا بل منظور کر لیا گیا سلیکٹ کمیٹی نے اپنی سفارشات گذشتہ سال پیش کر دی تھیں ان سفارشات کے تحت بل میں بعض ترمیمیں کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کارپوریشن میں تمام حلقوں کو مناسب نمائندگی مل سکے کارپوریشن کی طرف سے افراد اور اداروں کو جو قرضے دیئے جائیں گے کمیٹی نے اس کی رقمیں بھی کم کر دی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔ بل پر بحث کے دوران میں بعض ممبران اسمبلی نے زرعی معیشت کو بہتر بنانے کیلئے بہت سی تجاویز پیش کیں۔

وزیر خزانہ جناب محمد علی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا معلوم ہوتا ہے بل کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے ممبران اس بل کو ایک ایسی ہمہ گیر تجویز خیال کر رہے ہیں جو زرعی معیشت کی تمام خرابیوں کو دور کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ایسا سمجھنا درست نہیں ہے اس بل کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ زیادہ سے زیادہ کاشتکاروں کو آسان شرطوں پر قرضہ مل سکے زرعی معیشت کو بہتر بنانے کے دوسرے ذرائع یعنی مشینوں کے ذریعہ کاشت کے انتظام امداد باہمی کی تحریک کو فروغ دینے عمدہ قسم کے بیج وغیرہ مہیا کرنے کے بندوبست وغیرہ سے اس کا براہ راست تعلق نہیں ہے۔ مالی کارپوریشن ان مسائل کو حل کرنے میں ہاتھ بٹائے گی۔

برطانیہ اور فرانس میں گہرا تعاون

لنڈن ۳ اپریل۔ برطانیہ اور فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ افریقہ کے نوآبادیاتی مسئلوں کے بارے میں اور زیادہ گہرے تعاون سے کام کریں گے۔

صوبائی گورنروں اور وزراء اعلیٰ کی کانفرنس

آج شروع ہو رہی ہے

کراچی ۳ اپریل۔ کل سے یہاں صوبائی گورنروں اور وزراء اعلیٰ کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے اس میں شرکت کرنے کے لئے پنجاب کے گورنر مسٹر اسمٰعیل چندریگر سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین اور دونوں صوبوں کے وزراء اعلیٰ کراچی پہنچ چکے ہیں بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر امین الدین بھی آج سہ پہر وفاقی دار الحکومت میں پہنچ گئے۔

کراچی ۳ اپریل۔ پاکستان نے پہلی مرتبہ ٹماٹر کی ۴۰۰ پیٹیاں امریکہ برآمد کی ہیں یہ ٹماٹر ڈھاکہ کے قریب ایک نئے کارخانہ میں تیار کیا گیا ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت بدستور تشویشناک ہے

احباب التزام کے ساتھ خصوصی دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳ اپریل۔ مکرم جناب ناظر اعلیٰ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

”حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت بدستور تشویشناک ہے نقاہت بڑھ گئی ہے۔ نیز اسہال کی تکلیف بھی جاری ہے۔“

(تار کے انگریزی الفاظ درج ذیل ہیں:)

Hazrat Amman Jan's Condition same Weakness increased. Diarrhea persisting. Prayers requested.

احباب حضرت ممدوحہ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ خصوصی دعائیں جاری رکھیں نیز اجتماعی دعاؤں کا بھی انتظام کریں۔

خالص ہونے کے بہترین زیورات
فرحت علی جیولرز
۳۹ کمرشل بلڈنگ، مال روڈ، لاہور

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

اپنی دعاؤں میں عزم اور امید کی کیفیت پیدا کرو

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کیلئے خاص دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ربوہ)

آج ایک دوست جو صحابی بھی ہیں اور چند دن سے ربوہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں مجھ سے ملے اور حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ کی خیریت دریافت کی۔ میں نے عرض کیا کہ رات بخار بھی تیز ہو گیا تھا اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور کبھی کبھی کچھ غفلت کی حالت بھی ہو جاتی ہے۔ بہت دعا کرنی چاہیئے۔ فرمانے لگے میں تو یہ دعا کرتا ہوں کہ خدایا اگر تیرے علم میں حضرت ام المومنین کی زندگی بہتر ہے تو انہیں شفا عطا فرما اور جو بات تیرے علم میں بہتر ہے وہی ہو۔ اس پر میں نے کسی قدر تلخی سے کہا کہ جب آپ کے لڑکے نے گذشتہ سال فلاں امتحان دیا تھا (گذشتہ سال ان کے ایک بچے نے ایک اعلےٰ امتحان میں شرکت کی تھی اور خدا کے فضل سے پاس بھی ہو گیا تھا) تو کیا آپ نے اس کے لئے یہی دعا کی تھی اور ہم سے بھی اسی دعا کی توقع رکھتے تھے کہ خدایا اگر اس کا پاس ہونا بہتر ہو تو اسے کامیاب فرما ورنہ جو تیری مرضی ہو۔ اس پر یہ دوست شرمندہ ہو کر اور گھبرا کر فرمانے لگے کہ نہیں ایسا تو نہیں۔ میں نے کہا تو کیا پھر حضرت اماں جان ام المومنین کی زندگی کا سوال ہی ایسا ہے کہ آپ اس کے لئے خود اپنی طرف سے کوئی کلمہ خیر زبان پر نہ لا سکیں اور ایک طرف تو خدا کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور دوسری طرف اس سے یہ عرض کریں کہ خدایا جو تو چاہتا ہے وہی کر۔ یہ تو کوئی دعا نہ ہوئی بلکہ گویا توکل کا عامیانہ پہلو ہو گیا اور پھر اس نظریہ کے ماتحت تو علاج وغیرہ کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ بہرحال جو خدا چاہے گا وہی ہو گا۔ خیر یہ دوست بہت شرمندہ ہوئے اور اپنے غلط خیال سے توبہ کی اور فرمانے لگے کہ یونہی بے سوچے سمجھے جلدی سے میرے منہ سے ایک بات نکل گئی تھی ورنہ میں تو حضرت ام المومنین کی بابرکت زندگی کے لمبا ہونے کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔

بہرحال میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ دعا میں یہ طریق بالکل درست نہیں ہے کہ خدایا جو بات تو پسند کرے وہی کر۔ اور حقیقۃً ایسی دعا کو دعا کہنا ہی غلط ہے بلکہ دعا وہی ہے جس میں عزم اور امید کے ساتھ خدا تعالےٰ سے ایک معین خیر مانگی جائے اور جس چیز کو انسان اپنے علم کے مطابق بہتر اور بابرکت خیال کرتا ہے اسے عزم و جزم کے ساتھ اپنے خدا سے طلب کرے اور اس کے پورا کرنے کے لئے ظاہری تدابیر بھی اختیار کی جائیں اور اس کے بعد نتیجہ خدا تعالےٰ پر چھوڑا جائے یہی دعا کا صحیح نظریہ ہے جس پر ہر زمانہ میں انبیاء اور صلحاء کا عمل رہا ہے۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کیا خوب فرماتے ہیں کہ:۔

اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ (بخاری)

"یعنی جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرنے لگے تو اسے چاہیئے کہ اپنے سوال کو معین صورت دے کر اس پر پختگی سے قائم ہو اور ایسے الفاظ استعمال نہ کرے کہ خدایا اگر تو پسند کرے تو میری اس دعا کو قبول فرما لے۔ کیونکہ خدا تو بہرحال اسی صورت میں دعا قبول کرے گا کہ وہ اسے پسند ہو۔ کیونکہ خدا سب کا حاکم ہے اور اس پر کسی کا دباؤ نہیں"

یہ ایک نہایت لطیف نفسیاتی نکتہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھایا ہے اس حکیمانہ نکتہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دعا میں مشروط یا ڈھیلے ڈھالے الفاظ کہہ کر اپنی دعا کے زور اور اپنے دل کی توجہ کو کمزور نہیں کرنا چاہیئے۔ درحقیقت دعا کے واسطے انتہائی توجہ اور انہماک اور استغراق کی ضرورت ہوتی ہے۔ گویا دعا کرنے والا اپنے کرب اور سوز کی تپش میں اپنی روح کو پگھلا کر خدا تعالےٰ کے آستانہ پر ڈال دیتا ہے کہ میرے آقا مجھے یہ چیز عطا کر۔ لیکن مشروط یا ڈھیلے ڈھالے الفاظ سے کبھی بھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور پھر ایسی دعا خدا کی شان کے بھی خلاف ہے کہ ہم زمین و آسمان کے خالق و مالک اور اپنے رحیم و کریم آقا کے سامنے سوالی بن کر مانگنے کے لئے جائیں اور پھر "اگر مگر" کے دھوئیں میں اپنی دعا کو غائب کر کے ختم کر دیں

بے شک بعض استثنائی حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشروط دعا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے بڑھاپے یا بیماری یا مصائب سے تنگ آ کر اپنی زندگی کو اپنے لئے ایک بوجھ خیال کرے تو آپ نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی حالت میں ایسا شخص اپنے لئے معین بہتری کی دعا نہ کر سکے تو پھر وہ بصورت مجبوری ایسی دعا کر سکتا ہے کہ خدایا اگر میرے واسطے زندگی بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ۔ لیکن اگر زندگی بہتر نہیں ہے۔ تو مجھے وفات دے کر اپنے پاس بلا لے۔ لیکن یہ ایک استثنائی صورت ہے جس میں ایک مایوس انسان کے لئے جو ضعیف طاقت میں رکھتا انتہائی مایوسی میں گرنے کا رستہ بند کیا گیا ہے ورنہ عام حالات میں ایک مومن اور مسلمان کا صحیح اور مسنون رستہ یقیناً یہی ہے کہ وہ عزم کے ساتھ معین صورت میں دعا مانگے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے خدا پر حسن ظنی رکھتے ہوئے اور اسے ہر بات پر قادر خیال کرتے ہوئے جس چیز کو بھی اپنے لئے بہتر اور بابرکت خیال کریں اسے معین صورت میں عزم و جزم کے ساتھ خدا سے مانگیں یہی وہ وسطی نقطہ ہے جس پر خدا کی خدائی اور بندے کی بندگی کی شانیں ملتی ہیں۔

اس موقعہ پر اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی بیماری بہت تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے مدافعت کی طاقت انتہا درجہ کمزور ہو چکی ہے اور بیماری کے مقابلہ کرنے کی طاقت بعید کر چکی ہے۔ دوسری طرف حضرت اماں جان کے وجود کی برکتیں ظاہر و عیاں ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے مبارک کلام میں حضرت ام المومنین کے وجود کو گویا نعمتوں کا گہوارہ قرار دیا ہے اور پھر ایک جہت سے اس بات میں بھی شک نہیں کہ حضرت اماں جان کا وجود وہ آخری نار ہے جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسمانی رشتہ اس وقت دنیا میں قائم نظر آ رہا ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ خصوصیت کے ساتھ حضرت اماں جان کی صحت کیلئے دعائیں کریں اور جہاں جہاں ممکن ہو اجتماعی دعا کا بھی انتظام کیا جائے جیسا کہ قادیان کے دوستوں نے کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمارے سروں کے ٹھنڈے اور بابرکت سائے کو تادیر سلامت رکھے آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ $\frac{4}{52}$ ۲

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کیلئے دعا و صدقہ

مورخہ $\frac{3}{52}$ ۲۸ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ احباب جماعت احمدیہ گھیانہ نے حضرت ام المومنین کی علالت کے پیش نظر ایک بکرا لے کر ذبح کر کے غربا میں تقسیم کیا۔ اور اجتماعی طور پر لمبی دعا کی۔ اللہ تعالےٰ اس مبارک وجود کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

چوہدری عبد الغنی بی۔اے امیر جماعت احمدیہ گھیانہ

مصباح کے خریداروں کی خدمت میں

جیسا کہ تمام بہنوں کو معلوم ہے کہ ماہ اپریل میں مصباح کا سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جس میں انعامی مضمون "اسلامی پردہ" بھی آئے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ بہنوں نے رسالہ سے اپنی دلچسپی کا پورا پورا ثبوت نہیں دیا۔ اس لئے بہنوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی معلومات سے مستفیض فرمائیں اور مصباح کے نئے خریدار بھی مہیا کر کے بھیجیں۔ نیز لاہور کے خریدار مطلع رہیں۔ کہ اب ان کو پرچہ دفتر مصباح ربوہ سے ہی پوسٹ کیا ہے۔ جس کو نہ ملا ہو مطلع کریں۔ امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح

معائنہ

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سیالکوٹ میں معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ جہاں جماعتوں کی تبلیغی کارگزاری کا جائزہ لیا گیا۔ اور اہم تبلیغی امور کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے نمائندوں سے مشورہ کیا گیا۔ سیالکوٹ کے معائنہ کے بعد مکرم ناظر صاحب لاہور میں دفتر ایڈیٹر الفضل و منیجر الفضل کا سالانہ معائنہ فرما رہے ہیں۔ مکرم نور الدین صاحب منیر نائب ناظر بھی ہمراہ ہیں۔ (نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خدام الاحمدیہ کی گمشدہ رسید بک

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ شادیوال خورد ضلع گجرات کی طرف اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ رسید بک ۷۸ گم ہو گئی ہے۔ اس لئے جملہ خدام کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک کے ذریعہ کوئی خادم چندہ مجلس خدام الاحمدیہ کی ادائیگی نہ کرے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۵۲ء

ڈسپلن

پرسوں ہم نے الفضل میں سرگودہا کے احراری اخبار "شعلہ" کے چند اقتباسات دیئے تھے۔ جن میں ان تقریروں کا خلاصہ دیا گیا تھا۔ جو احراری انارکسٹوں نے ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کو ایک کانفرنس میں کیں۔ جن کی صدارت کا فخر ایک بھولے بھالے بڑے شخص کو حاصل ہوا۔ پھر ہم نے سرگودہا کے ایک غیر جانبدار اخبار "بے باک" سے بھی اس کانفرنس کی روئداد الفضل میں نقل کی۔ ہمارے پاس اس حادثہ عظیمہ کے متعلق اپنے نامہ نگاروں کی رپورٹیں پہونچی تھیں۔ مگر ہم نے بوجوہات انہیں شائع نہ کیا اور اس امر کا انتظار کرتے رہے کہ جب تک بیرونی شہادت سے تصدیق نہ ہو جائے۔ ان رپورٹوں کو شائع نہ کیا جائے۔ تاکہ پاکستان کا سنجیدہ اور بہی خواہ طبقہ یہ نہ سمجھے۔ کہ ہم نے کسی معمولی واقعہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے "شعلہ" سے جو احراریوں کا اپنا ترجمان ہے سب سے پہلے اقتباسات درج کر دیئے ہیں۔ اور پھر "بے باک" اخبار سے روئداد نقل کر دی ہے۔ تاکہ جو رپورٹ ہم اپنے نامہ نگاروں کی طرف سے شائع کریں۔ اس سے موازنہ کر کے منصف مزاج بہی خواہان پاکستان دیکھ لیں کہ ہمارے نامہ نگار نے نہ صرف یہ کہ مبالغہ سے ہی کام نہیں لیا۔ بلکہ حقیقت کو بہت کم کر کے پیش کیا ہے۔

ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس وقت سرگودہا میں کیوں ایسے حالات پیدا کئے گئے ہیں۔ اور کیوں احراری انارکسٹ مسلمانوں کو فریب دینے میں بظاہر اتنے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور کیوں پاکستان کے حقیقی خیر خواہ یہ سب کچھ دیکھ کر اپنی شرافت کو لے کر دبکے بیٹھے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ابھی حقیقی آزادی کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ اور انتخابات میں بجائے قابلیت کے اب تک رسوخ اور غلط پروپیگنڈا کو ہی فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ ہمارے عوام ابھی اپنا نفع نقصان سوچنے کی بجائے نعرہ بازی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں سخت افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے محض میونسپل انتخابات میں کامیابی کے لئے ان دشمنان پاکستان کو ملک میں انارکی پھیلانے کا موقعہ دیا۔ ان کو جنہوں نے بانی پاکستان محمد علی جناح تک کو بھی اپنی بدزبانیوں سے محفوظ نہ رہنے دیا۔ ان نادان اور بھولے بھالے مگر غلط خو لوگوں نے اس سانپ کو دودھ پلایا ہے جس نے مسلمانوں کی حیات و ممات کے نازک ترین مرحلہ پر قوم کو ڈسا تھا اور بے طرح ڈسا تھا۔ اور اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو مسلمانوں کو اپنی جان و مال اور عزت و ناموس بچانے کے لئے آج یہ چپہ بھر زمین بھی میسر نہ آتی جس کو ہم پاکستان کہتے ہیں۔

پھر ہمیں ان نادان لوگوں کی سمجھ پر رونا آتا ہے کہ یہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ان انارکسٹوں کی لفاظیوں اور گلہ بازیوں کا کوئی حقیقی اثر ہوتا تو وہ مسلم لیگ کے مقابلہ میں اس طرح کیوں پٹتے باوجودیکہ انہوں نے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھاڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا

پھر ان خود غرضوں کی بے دردی دیکھئے کہ انہیں اتنا بھی احساس نہیں کہ اپنی تھوڑی سی دنیاوی خود غرضی کے لئے ایک مرنجان مرنج جماعت کو ناحق ان ظالموں اور سفاکوں سے گالیاں دلوا رہے ہیں۔ اور ان کی ترہیب و تخویف کا باعث ہو رہے ہیں۔ اور پاکستان کے قانون کی خلاف ورزی کرنے میں ان کو شہ دے رہے ہیں۔ اور ملک میں لاقانونی کی فضا پیدا کرنے میں اس انارکسٹ گروہ کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں کئی مقامات پر ناحق قتل و غارت تک کے جرائم کا ارتکاب ہو چکا ہے۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر بالفرض دنیا کی کوئی عدالت ان کو سزا نہ بھی دے۔ تو وہ احکم الحاکمین کے سامنے تو ایک دن حاضر ہو کر جوابدہ ہوں گے۔

سمجھتے نہیں ہو فتنۂ روز حشر سے
قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

ہم نے پے در پے حکومت کی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ سرگودہا کا یہ طوفان بے تمیزی جہاں ایک طرف نہایت افسوسناک ہے۔ وہاں اس کا ایک اچھا نتیجہ بھی پیدا ہوا ہے چنانچہ آخر میاں ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب نے ایک سرکلر تمام اضلاعی اور شہری مسلم لیگوں کے نام جاری کر دیا ہے جس میں آپ نے لکھا ہے۔

میرے علم میں آیا ہے کہ صوبہ کے بعض مقامات پر مسلم لیگ کے مقتدر ارکان بعض مقامات پر ضلع مسلم لیگ کے صدور نے احرار کانفرنسوں کی صدارت کی ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ لیگ کے کسی رکن کے لئے غیر لیگی جماعت کے جلسوں کی صدارت کرنا مسلم لیگ کے ڈسپلن کی خلاف ورزی ہے۔ اندریں وجوہ میری ہدایت ہے کہ ادارہ مسلم لیگ کا کوئی رکن کسی ایسے جلسہ کی صدارت نہ کرے۔ جو کسی غیر لیگی جماعت کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا ہو۔ اس میں ایسے جلسے شامل نہیں ہیں جو خالصۃً مجلسی اور غیر سیاسی نوعیت کے ہوں اور جن میں سیاسی مسائل کے زیر بحث آنے کا کوئی امکان نہ ہو۔

میاں صاحب نے کہا ہے "یہ انتہائی ضروری ہے کہ مسلم لیگ کے ارکان کسی ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں جن سے پاکستان کے شہریوں کے درمیان باہمی کشیدگی یا عناد کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ یا جن سے پاکستانی شہریوں کے خاص طبقات یا جماعتوں کو مطعون یا مورد الزام ٹھہرانا مقصود ہو۔" (آفاق ۲۳ اپریل)

ہمیں اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس مراسلہ کے بعد مسلم لیگی زعماء احراریوں کے سرتاپا فتنہ و فساد برپا کرنے والی کانفرنسوں میں آئندہ حصہ نہیں لیں گے۔ اور نہ کسی طرح سے آئندہ ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ مراسلہ کے آخری الفاظ صاف ہیں۔ مگر احراریوں کی چال یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ دفاع وغیرہ کا بہانہ بنا کر بھولے بھالے مسلم لیگیوں کو ہتھے چڑھا لیتے ہیں۔ اور چونکہ وہ وعدہ کر لیتے ہیں۔ اور جب دوران جلسہ میں احراریوں کی بدعنوانیاں دیکھتے ہیں۔ اور مذبوحی حرکات کا ذاتی تجربہ کرتے ہیں۔ تو اس کمزوری سے کہ جلسہ سے اب اس طرح اٹھ کر چلے جانا مناسب نہیں باوجود بیزاری کے جلسہ میں بیٹھے رہتے ہیں اور احراری جنہوں نے انہیں اپنا شکار بنایا ہوتا ہے۔ بظاہر اپنی کامیابی پر پھولے نہیں سماتے۔ اور ڈینگیں مارتے ہیں کہ مسلم لیگ بھی ہمارے ساتھ ہے ہمیں امید ہے کہ آئندہ انہیں ایسے فریب کا موقعہ کہیں نہیں دیا جائے گا۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ صرف چند مقامات پر ہی احراری مسلم لیگی مقتدر ارکان کو دھوکا دینے میں اس طرح کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اکثر مقامات میں ان کی دال نہیں گلی چنانچہ سیالکوٹ میں کسی مسلم لیگی نے ان کو منہ تک نہیں لگایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیالکوٹ کا بچہ بچہ احراریوں کی حرمستیوں اور چندہ خوریوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ یہ سیالکوٹ ہی تھا جہاں سے انہوں نے کبھی سیروں سونا اور ڈھیروں چاندی جمع کر کے ہضم کر لی تھی۔ اور ڈکار تک نہیں لیا تھا۔ اس لئے وہ صرف ان مقامات میں اب تک کامیاب ہوئے ہیں۔ جن کو پہلے کبھی ان سے براہ راست واسطہ نہیں پڑا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ سرگودہا کے عوام و خواص اب جان گئے ہوں گے کہ احراریوں کا ساتھ دیکر انہوں نے کتنی غلطی کھائی ہے۔ اور حکومت ان کی اس غلطی کو کس نظر سے دیکھتی ہے ہمیں امید ہے کہ دیگر مقامات بھی جو ابھی تک احراریوں کی اس چال سے واقف نہیں ہیں حکومت کے اس انتباہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔

آخر میں ہم وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد دولتانہ کی اس دور اندیشی کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ آخر انہوں نے اس خطرہ کو محسوس کر لیا ہے۔ اور اس بیماری کا جس کی طرف ہم انہیں بار بار توجہ دلا رہے تھے احساس کر لیا ہے۔ اور اس کا علاج شروع کر دیا ہے۔ ہمیں پوری پوری امید ہے کہ آپ سختی سے اپنے اس سرکلر کی پابندی کرائیں گے اور ذرا سی بھی خلاف ورزی کا سخت نوٹس لیں گے۔ تا آنکہ ملک کے بہانے بدخواہ عوام کو انارکی کی طرف دھکیل کر لے جانے سے رک جائیں اور پاکستان کے شریف شہریوں کا جینا دوبھر نہ کر دیں۔

سیاست دانی

روزنامہ زمیندار اور آفاق نے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر بھی نکتہ چینی فرمائی ہے۔ ایک اخبار کا حق ہے کہ وہ حکومت کی کسی پالیسی پر قانون کے حدود کے اندر رہ کر جائز نکتہ چینی کرے۔ جس سے اس کی غرض اصلاح ہو۔ اخبارات کا یہ حق تمام جمہوری نظاموں میں مسلّمہ ہے۔ اور اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ ہماری دانست میں خود اسلام میں تو آزادی رائے کا یہ حق موجودہ ٹائپ کی جمہوریتوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ مگر نکتہ چینی کرتے وقت ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ ہم کو جہاں نکتہ چینی کا حق دیا گیا ہے۔ تو ہم پر حق گوئی کا بھی فرض عائد ہوتا ہے۔ حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرنا ایک نہایت ذمہ داری اور نزاکت کا معاملہ ہے اگر ہم کوئی ایسی رائے عوام کے سامنے پیش کریں گے جو حق پر مبنی نہیں۔ یا حقائق کو توڑ مروڑ کر محض کسی غرض کے مدنظر ہے۔ تو یقیناً اس سے عوام میں غلط فہمیاں پھیلنے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ جس سے ملک و قوم کو سخت نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیرالیون (افریقہ) میں کامیاب احمدیہ کانفرنس

حضرت امیر المومنین کا پیغام - ایک ہزار نفوس کا اجتماع - عظیم الشان جلوس

(از مکرم مولوی محمد عبد الکریم صاحب سیکرٹری احمدیہ کانفرنس)

(۱)

عرض حال:۔ احمدیہ مشن سیرالیون کی تیسری کانفرنس کے لئے یوں تو انتظامات تین ماہ قبل سے ہو رہے تھے۔ اور بذریعہ سرکلرز مبلغین اور احباب جلسہ کے انعقاد کی تاریخوں سے جماعتوں اور عام پبلک کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ لیکن اصل کام دسمبر کے ابتدا سے شروع ہوا۔ جماعتوں میں متعدد میٹنگیں کرکے جلسہ سالانہ کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ اور اس میں شامل ہونے کی تحریک و ترغیب دی گئی۔ نتیجۃً نیم دسمبر سے کچھ دیر پہلے جماعتوں کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے کی حرکت شروع ہو چکی تھی۔

کانفرنس کمیٹی:۔ مرکزی مشن اس وقت نہایت تندہی سے جلسہ سالانہ کے انتظامات مکمل کر رہا تھا۔ جلسہ گاہ۔ اسٹیج کی تیاری۔ فراہمی اجناس خورونوش اور دیگر لوازمات کے حصول کے لئے میٹنگ وہ دن رات جاری تھی۔ جلسہ گاہ اور اسٹیج مشن گراؤنڈ زیبی "بو" احمدیہ سکول کے طلباء کی مدد سے بغیر کسی خرچ کے نائب سیکرٹری کانفرنس کمیٹی کے زیر انتظام تیار کئے گئے۔

مہمانوں کی آمد:۔ جلسہ سالانہ سے ہفتہ عشرہ قبل ہی مہمان "بو" آنے شروع ہو گئے۔ ان کے قیام کا انتظام احمدیہ سکول و مشن کی عمارت کے علاوہ احمدی دوستوں کے ہاں پرائیویٹ رہائشگاہوں میں بھی کیا گیا۔ جوں جوں وقت نزدیک آتا گیا۔ مہمان لگاتار بڑھتی ہوئی تعداد میں وارد ہوتے رہے۔ اور مورخہ ۱۳ فتح (دسمبر) کی شام تک ایک خاصی تعداد "بو" پہنچ چکی تھی۔ مبلغین کرام۔ مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی فری ٹاؤن سے۔ چوہدری نذیر احمد صاحب "روکوپر" سے۔ مولوی محمد عثمان صاحب "بگوبرکا" سے اور مولوی محمد صادق صاحب میکالی سے مورخہ ۱۲ فتح کی شام تک "بو" پہنچ چکے تھے۔ اسٹیج کی تکمیل میں بھی سب نے حصہ لیا۔

جلسہ سالانہ: ۱۳ تا ۱۶ فتح ۱۳۳۰ھش

مورخہ ۱۳ فتح کی فجر کی نماز میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲۷۰ تھی۔ اور اسی دن جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی قریباً ۵۰۰ نفوس کے سامنے شروع ہوئی۔

یوم اول:۔ اجلاس اول:۔ مورخہ ۱۳ فتح کو پہلا اجلاس ۹ بج کر قریباً دس منٹ پر شروع ہوا۔ مولوی محمد عثمان صاحب فاضل نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مولوی محمد صادق صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم "تذکر یا اخی..." خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے اجلاس اول کے صدر پیرامونٹ چیف الحاج المامی سوری آف سیکالی کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ جس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امیر سیرالیون نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مبارک جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش ربوہ سے بذریعہ تار بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اور افتتاحی تقریر کی۔ حضور انور کا وہ پیغام درج ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران جماعت احمدیہ ملک سیرالیون

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ پیغام میں آپ کے ۱۳۳۰ھش ۱۹۵۱ء کے جلسہ کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ آپ کے ملک میں مغربی افریقہ کے ممالک میں سب سے آخر میں تبلیغ شروع ہوئی ہے۔ لیکن آپ کا ملک چاروں طرف سے ایسے علاقوں سے گھرا ہوا ہے۔ جو کہ احمدیت سے ناآشنا ہیں۔ پس آپ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور آپ کے لئے کام کے مواقع بھی بہت پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنی محنت اور اپنی کوشش کو بڑھائیں اور نہ صرف اپنے علاقہ میں احمدیت کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ بلکہ لائبیریا اور فرنچ افریقن علاقوں میں بھی تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر آپ لوگ اپنے فرائض کو ادا کریں گے۔ تو آپ کے لئے آخرت میں بہت سا ثواب جمع ہو جائے گا۔ اور اس دنیا میں آپ شمالی (فرنچ) افریقہ کے رہنما بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو اسلام کی تعلیم پر سچے طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اخلاص اور قربانی اور اتحاد اور نظام کے احترام کا مادہ آپ میں پیدا کرے۔

خاکسار (دستخط) مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی ۳/۱۲/۵۱"

امیر صاحب مکرم نے فرمایا۔ کہ یہ سیرالیون کی نہایت خوش قسمتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم ناچیز خادموں کو اس موقعہ پر یاد رکھا۔ اور اپنے قیمتی پیغام سے بذریعہ تار نوازا۔ اس پیغام کی حقیقی قدر تو تبھی ہو سکتی ہے۔ کہ ہم اپنے پیارے آقا کی ان زریں ہدایات اور نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے آپ کو سچا احمدی بنائیں۔ اور جیسے حضرت (اقدس) نے ہمیں اس موقعہ پر یاد فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بھی اپنے پیارے امام کی درازیٔ عمر اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اس کے بعد پیغام کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ پیغام ہمیں ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جو ہمارے کندھوں پر ہیں۔ اور جن کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اشارہ فرمایا ہے۔ تبلیغ وہ واحد ذریعہ ہے۔ جس سے ہم احمدیت کو ان علاقوں میں پھیلا سکتے ہیں۔ اور ہم پر ہمارے پڑوسی ملکوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان کو اس پیغام صداقت سے آشنا کریں۔ تا سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے جھنڈے تلے آکر جمع ہو جائیں۔ پیغام کے آخری حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جماعت کو نصیحت کی۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ان تمام برکات سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ایسے مذہبی اور روحانی اجتماعوں میں مضمر رکھے ہوتے ہیں۔ اور اپنے تمام اوقات کو صحیح مصرف میں لائیں۔ اور جلسہ کی کارروائی کو باقاعدگی اور توجہ سے سنیں۔ تا یہ روحانی اجتماع دنیاوی میلوں کا سا رنگ اختیار نہ کر جائے۔ اور پابندیٔ نظام کو کسی وقت بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ اور اس اخلاص، قربانی اور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ جس کی طرف پیغام اشارہ کر رہا ہے۔ بعد ازاں دعا کی گئی۔ اور کانفرنس کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔

رپورٹ گذشتہ کانفرنس ۱۳۲۹ھش

اس کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے گذشتہ کانفرنس کی کارروائی پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ گذشتہ سال کانفرنس کن حالات میں ہوئی۔ اور تقاریر مجلس مشاورت اور دیگر امور کا مفصل ذکر کیا۔ اہم امور میں تبلیغی وقف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ سال حاضرین میں سے ۲۳ افراد نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اور بعض نے بعد میں اسی وقف کی اطلاع دینے کا وعدہ کیا۔ الحمد للہ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں وعدہ کنندگان نے وعدہ کو عمدگی سے نبھایا۔ دوسرا قابل ذکر امر "بو" سکول کی توسیع تھی۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب نے بتایا۔ کہ "بو" میں لیز (لیز ہولڈ) اسی سال خدا کے فضل سے مکمل ہو گئی ہے۔ اور جماعت نے جو وعدے سکول کی توسیع کے ضمن میں کئے تھے۔ ان کے عدم ایفاء کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ابھی تک توسیع مکمل نہیں ہو سکی۔ اور اخراجات کی مشکل پیش آ رہی ہے۔ اس کے بعد چند مزید اہم امور کا مفصل ذکر کیا۔ اور گذشتہ سال کے جلوس اور تعداد کے متعلق وضاحت کی۔ اور کہا کہ حاضرین کی تعداد ۸۰۰ تک تھی۔ اور جلوس پہلے سال کی طرح پوری شان سے نکالا گیا۔ بعد میں "بو" جماعت کے افراد کی حسن کارکردگی اور جملہ انتظامات میں تعاون و مدد کی تعریف کی۔ اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ گو گذشتہ سال وہ "بو" میں اکیلے تھے۔ تاہم خدا کے فضل سے جملہ کام خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ الحمد للہ۔

رپورٹ کے بعد مسٹر علی مانسری "بو" (پوسٹ آفس) نے ٹمنی زبان میں ایک تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کی بالتفصیل وضاحت کرکے احمدیت کے مستقبل کے متعلق استنباط کیا۔ اور کہا کہ جماعت کو اپنی تعداد بڑھاتے رہنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور ان ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو احمدی بن کر ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اس کے بعد پیرامونٹ چیف الحاج المامی سوری نے اسی ضمن میں ایک مختصر تقریر ٹمنی زبان میں کی۔

آنریری مبلغین کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خوشنودی کے سرٹیفکیٹس

بعدہٗ ساڑھے گیارہ بجے صبح کے اعلان کے مطابق اس سال ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے والوں کو حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستخطی اظہار خوشنودی کے سرٹیفکیٹس تقسیم کرنے کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم امیر صاحب نے ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے جانے والوں کو خاص مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے براہ نوازش ان کے لئے اپنے مبارک دستخطوں سے خوشنودی کے سرٹیفکیٹس ارسال فرمائے ہیں اس موقع پر تبلیغی وقف کی تشریح کی۔ اور جماعت کو تحریک کی کہ وہ آئندہ سال اس سے بڑھکر اس مبارک جدوجہد میں حصہ لیں اور تبلیغ کا فریضہ ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ رپورٹ پیش کرتے ہوئے امیر صاحب نے کہا۔ کہ امسال تیرہ ۱۳ گروپ تبلیغ کے لئے گئے۔ ان میں سے بعض سیرالیون سے باہر لائبیریا اور فرنچ علاقوں میں بھی پہنچے ان سب کا مجموعی سفر ۱۹۶۷ میل تھا۔ انہوں نے تقریباً ۱۲ ہزار نو سو پچاس افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ نیز زکوٰۃ۔ چندہ عطایا اور فروخت کتب کے سلسلہ میں ۱۷۳ پونڈ ۷ شلنگ جمع کئے اور خدا کے فضل سے ان کے ذریعہ الم احباب داخل احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا کرے آمین۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے خاص افضال و برکات سے نوازے۔ اور ایمان و اخلاص میں ترقی عطا کرے۔ اس کے بعد ان آنریری مبلغین کو باری باری حضور کے ارسال فرمودہ سرٹیفکیٹس دیئے۔ اس کے علاوہ مرکزی مشن "بو" کی طرف سے بھی ان سب کو ایک ایک سرٹیفکیٹ اور ایک خاص اعزازی بیج دیا گیا۔ اس کارروائی نے حاضرین میں ایک خاص جوش اور حرکت پیدا کر دی۔ اور جب مکرم امیر صاحب نے آئندہ سال کے لئے تبلیغی وقف (ایک ماہ) کا اعلان کیا۔ تو بہتوں نے اپنے آپ کو اس جہاد کے لئے پیش کیا۔ مورخہ ۱۶ فتح تک۔ ایسے احباب کی تعداد ۳۹ تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان وعدہ کنندگان کو اپنے عہدوں کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ (باقی)

جدید علم نباتات سے تعارف

۱۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو جامعۃ المبشرین ربوہ میں شعبہ معلومات عامہ کے زیر اہتمام مکرم مرزا منور احمد صاحب ایم ایس سی لیکچرار بیالوجی گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے جدید علم نباتات کے متعلق جامعہ میں ایک لیکچر دیا۔ جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ آخر میں طلباء نے مختلف سوالات پوچھے۔ جن کے جوابات بہت مفید ہے۔ عمومی فائدہ کے پیش نظر اس لیکچر کے بعض حصے شائع کئے جا رہے ہیں۔ (مرتبہ سیکرٹری شعبہ معلومات عامہ جامعۃ المبشرین ربوہ)

جدید علم نباتات کے تعلق میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ موجودہ تحقیق کے مطابق دنیا میں کے تمام پودے جاندار ہستیاں ہیں۔ یہ پودے حیوانی دنیا کی طرح کھاتے ہیں پیتے ہیں۔ سانس لیتے ہیں کشمکش حیات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے چاہتے ہیں۔ حصہ بھی لے جاتے ہیں۔ شادیاں کرتے ہیں۔ اور شادیوں میں جاذبِ سنگار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی محبت کو کھینچنے کے لئے خوشبوئیں بناتے اور پھیلاتے ہیں۔ بچے جنتے ہیں۔ بچوں کی حفاظت اور پرورش کرتے ہیں۔ ان کے مستقبل اور ان کی زندگی بہتر بنانے میں اگرچہ سوچتے تو نہیں مگر عجیب اسرار انداز میں کوشش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ حیوانی دنیا اور نباتاتی دنیا میں بڑا فرق یہ ہے کہ پودے زندگی بھر عموماً ایک ہی جگہ قائم رہتے ہیں۔ مگر حیوانات اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اکثر ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ حیوانی زندگی کا جو خون ہوتا ہے وہ سرخ ہوتا ہے اور اس کا مرکزی مادہ لوہے سے مرکب ہوتا ہے مگر نباتاتی زندگی کا پانی اکثر سبز ہوتا ہے۔ اور اس کا مرکزی مادہ مگنیشیم سے بنا ہوتا ہے۔ اور تیسرا فرق یہ ہے کہ نباتات اصولی طور پر اپنی خوراک آپ خود اختیار کرتے ہیں۔ اور اس کے حصول میں کسی جاندار ہستی کو مزہ نہیں دیتے یعنی وہ زمین سے براہ راست پانی، نمک اور کھار اور ہوا سے نمی اور دھواں لے کر سورج کی روشنی کی مدد سے مختلف قسم کے نشاستے۔ شکر، بات، کیمیاوی عرق۔ اور مشروبات اور لکڑی بناتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس حیوانات خوراک کے بارہ میں مکمل طور پر نباتات پر انحصار رکھتے ہیں۔ ہمیشہ ان کو لوٹتے اور کاٹتے رہتے ہیں۔ اور جب تک حیوانات اس دنیا میں موجود ہیں۔ اس وقت تک لوٹ کھسوٹ کا یہ سلسلہ جاری ہی رہے گا۔ تمام حیوانات اور انسان نباتات سے ہر قسم کا اناج دالیں چارے اور سبزیوں پر پلے ہوئے جانوروں کا گوشت پھل پھول۔ ایندھن دوائیاں۔ صابن کا غذ اور مشروبات فرنیچر اور عمارتوں کے لئے لکڑی حاصل کرتے ہیں یہاں تک کہ سانس تک لینے کے لئے نباتات کے دست نگر ہیں۔ اس واسطے اگر نباتات اور اشجار اس دنیا میں موجود نہ ہوتے۔ تو آکسیجن اس صورت میں پیدا ہی نہیں ہو سکتی تھی جو حیوانی دنیا کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے درکار ہے۔ علم نباتات کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بعض انالوجی پودوں پھولوں اور درختوں۔ اور بعض جڑی بوٹیوں کے متعلق چند معلومات کا مجموعہ ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ موجودہ علم نباتات صحیح طور پر اس وقت معرض وجود میں آیا ہے جب آلہ خوردبین ایجاد ہوا ہے۔ اس وجہ سے اگرچہ یہ دوسرے علوم جدیدہ سے بہت ہی کمسن اور چھوٹا ہے۔ اور ابھی بلوغت تک نہیں پہنچا۔ لیکن پھر بھی یہ علم اپنی جگہ بہت ہی وسیع اور بیکراں ہے۔ اور دن بدن وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ فی الحال اس علم کی موٹی موٹی سرخیاں یہ ہیں جن سے اسکو پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر سرخی بجائے خود ایک مستقبل اور وسیع علم کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۱) نباتاتی علم الاشکال والاعضاء (۲) نباتاتی افعال الاعضاء (۳) نبات کی گروہ بندی (۴) طبقات الارضی وحجری نباتات (۵) اکالوجی (۶) مائی کالوجی (۷) نباتاتی توالد و تناسل (۸) نباتاتی تقلیاں اور زیرگانہ (۹) نباتاتی خلیات (۱۰) نباتاتی نسیجات (۱۱) نباتاتی علم جراثیم (۱۲) نباتاتی علم الامراض والعلاج (۱۳) نباتاتی اقتصادیات جن میں خلاصت زراعت باغبانی اور جنگلات سے متعلقہ علوم ہیں۔

ان سب سرخیوں میں سے ہر ایک کی مرزا صاحب نے اختصار کے ساتھ تشریح کی۔ تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ حیوانی اور نباتاتی دنیا دونوں میں ارتقاء کی لائنیں متوازی طور پر اور ساتھ ساتھ چلتی رہی ہیں۔ چنانچہ مچھلیوں اور آبی جانوروں کی طرح اب بھی نباتاتی روئیدگی کا ایک عظیم حصہ ایسا ہے۔ جو پانی میں ہی رہتا ہے۔ پانی میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پانی میں ہی مرتا ہے۔ پھر جس طرح حیوانی دنیا کے کچھ افراد نے پیش قدمی کرتے ہوئے خشکی پر قدم رکھا۔ لیکن پھر بھی پانی کو نہ چھوڑا جیسے مینڈک بعینہ نباتاتی دنیا کے بعض افراد نے بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ یہ افراد خشکی اور تری دونوں پر رہ سکتے ہیں۔ پھر جونہی ارتقاء نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ تو نہ صرف پانی سے نکل کر محض خشکی پر رینگنے والے جانور معرض وجود میں آگئے۔ بلکہ ان کے ساتھ ساتھ بعض اشجار بھی ایسے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے صرف خشکی کو ہی اپنا گھر بنالیا۔ اور سمندروں اور دریاؤں سے قریباً قطع تعلق کر لیا۔ مگر یہ ایسے اشجار تھے جو ابھی پھول اور بیج پیدا نہیں کرتے۔ یہ صرف ____ یعنی اخراشی اجسام ہی پیدا کرتے ہیں۔ جن سے آگے نسل چلتی ہے۔ آج سے کئی لاکھ سال پہلے یہ سطح زمین پر اس قدر زیادہ تھے۔ کہ زمین ان ہی سے ڈھکی ہوئی تھی۔ مگر آخر کار بقائے اصلح کے قانون کے مطابق یہ گم ہوتے گئے۔ اور بعد میں طبقات الارض میں آکر مدفون ہو گئے۔ اور آج کان کنی ایجاد انہی کو حجری کوئلہ کی صورت میں نکال رہے ہیں۔ یہ آج سے کئی لاکھ سال پہلے زمین کی تہوں میں دب گئے تھے۔ اور اب پتھر بن گئے ہیں۔ ان اشجار کو ٹیری ڈوفائیٹا کہتے ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک بطور نمائندہ کے باقی ہیں جو شائد چند اور لاکھ سال میں بالکل ہی معدوم ہو جائیں گے۔ پھر جس طرح حیوانی دنیا میں اور ترقی ہوئی اور ذات الثدی اور اڑنے والے جانور پیدا ہوئے۔ اسی طرح پودوں میں بیج پیدا کرنے والے افراد پیدا ہوئے۔ مگر ایسے جن کے پھول اتنے واضح نہیں ہیں۔ جیسے دیودار اور چلغوزے وغیرہ کے درخت۔ اس کے بعد جوں جوں حیوانی ترقی کی لکیر بلند ہوتی گئی۔ اسی طرح نباتاتی دنیا میں بھی متوازی ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ نہایت ہی ترقی یافتہ یک دالہ اور دو دالہ درخت پیدا ہو گئے۔ سب انسانی اور حیوانی ضروریات کو یا حسن پورا کر رہے ہیں۔ یک دالہ میں پیاز لہسن گیہوں باجرہ اور چاول اور گھاس ____ انر شامل ہیں۔ اور دو دالہ میں باقی تمام دنیا کے درخت ہیں۔ جو خوبصورت اور رنگ برنگے پھول اور میٹھے اور رسیلے پھل اور اچھے بیج پیدا کرتے ہیں۔ دو دالہ میں سب سے ترقی یافتہ سورج مکھی کا خاندان بھی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بیج زیادہ محفوظ حالت میں بنتا اور پکتا ہے۔ آج یہ ارتقائی ترتیب وہ طبقات الارض دکھا رہے ہیں۔ جو تہ ہی تہ جمع ہوتے چلے گئے۔ اور زلزلہ یا کسی دوسرے آتش فشانی کوائف کی وجہ سے الٹ پلٹ نہیں ہوئے۔ چنانچہ یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جن طبقات الارض میں انسانی ہڈیاں یا انسانی ہڈیوں سے ملتے جلتے پنجر ملتے ہیں انہی طبقات میں گھاس خاندان یعنی جوار باجرہ گیہوں اور چاول کے پودوں کے آثار اور نقوش بھی ملتے ہیں۔ ان طبقات کے نیچے نہ انسانی پنجر ملتے ہیں اور نہ گھاس کے پودے حیرت ہوتی ہے۔ کہ کس طرح یہ دونوں متوازی ارتقائی لکیریں حیوانی اور نباتاتی دنیا میں ایک ساتھ چلتی رہی ہیں۔

آخر میں مرزا صاحب نے بتایا کہ یہ تشریح علم حیات کے ماہرین کی ہے۔ رہی حقیقت واقعہ تو اس کا علم بہر حال خدا تعالےٰ کی ذات کو ہی ہے۔ کہ ماضی بعید میں ارتقاء اس قدر کیوں جوش وخروش سے جاری تھا۔ اور اب کیوں آہستہ ہو گیا ہے۔ یا بند ہو گیا ہے یہ بھی عین ممکن ہے۔ کہ اب بھی جاری ہو۔ مگر ہمیں محسوس نہ ہوتا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو ہو جانے کے بعد نظر آتی ہیں پہلے نہیں۔

نماز کی اہمیت اور انصار اللہ کا فرض

قرآن کریم میں ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ کہ اے لوگو نماز کو قائم کرو اور نماز چھوڑ کر مشرکوں میں سے مت بنو۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے ایک صوفی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حدیث میں دیکھا کہ آنحضرت فرماتے ہیں۔ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر۔ کہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس حدیث کے مضمون کو میں نے قرآن کریم میں تلاش کیا۔ اور تیس سال تک تلاش کرتا رہا۔ تو آیت اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین مل گئی۔ اس بیان سے نماز کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ اور کہ نماز کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے پاس آکر ایک قوم اسلام لائی۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپؐ نے اسکے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو اور ہے ہی کیا وہ دین ہی نہیں۔ جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نمازوں سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اس نے حیوانوں سے بڑھکر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل سو وہ دم کافر والی بات بالکل درست اور صحیح ہے (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

انصار اللہ کا فرض ہے کہ احباب اور عہدہ داران انصار نماز کے فریضہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح کریں اور کوشش کریں کہ بے نماز کوئی نہ رہے۔ [illegible] (نائب قائد تعلیم و تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

"وقت کا مطالبہ اور حالات کا تقاضہ"

احرار کی پالیسی

(از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ)

پاکستان کے دشمن اور مجلس احرار کے صدر ماسٹر تاج دین انصاری نے بارہا اس حقیقت کا اظہار کیا ہے اور اب کراچی کانفرنس میں بھی صاف صاف بتایا ہے کہ:۔

"وقت کے مطالبے اور حالات کے تقاضے کے مطابق ہم نے دو سال تک مسلم لیگ، یعنی حکومت کا ساتھ دیا۔"

(اخبار حکومت کراچی ۲۸ر فروری ص۶)

صاف ظاہر ہے کہ احراری لیڈر صرف مصلحتاً پاکستان میں آئے ہیں۔ جنہوں نے گذشتہ ۴½ سال میں سے صرف دو سال تک پاکستان کا ساتھ دیا۔ اور بقیہ ۲½ سال نہ صرف پاکستان کی تخریب اور مخالفانہ ریشہ دوانیوں میں گذارا ہے۔ بلکہ آئندہ بھی مفکر احرار چوہدری افضل حق کی مندرجہ ذیل آخری وصیت ان کے پیش نظر ہے کہ:۔

"احراری دوستو! اپنے ایمان کو مضبوط رکھو۔ جماعت کی وفاداری مقدم سمجھو۔ کوئی تمہیں سرمایہ دار لیگ کا ایجنٹ بن کر لیگ کی طرف بلائے گا۔ سب کی سن کر جماعت کے وفادار رہو۔" (خطبات احرار ص۱۰۰)

احرار کا مقصد اور مدعا کیا ہے؟ وہ مولانا مظہر علی اظہر سابق لیڈر احرار کی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

"مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا احرار کے سیاسی پروگرام میں شامل ہے۔"

(از اخبار "انقلاب" لاہور ۷ر جنوری ۱۹۳۶ء)

بلکہ انہی سابق مشہور لیڈر نے احراری کانفرنسوں کی اصل حقیقت بالفاظ ذیل انکشاف کیا کہ:۔

"میں خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر (جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے) قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں ... کہ احرار کا مذہبی اور تبلیغی پروپیگنڈہ اہم ترین سیاسی چال ہے۔ میں نے خود احرار کے بڑے بڑے لیڈروں کو اپنی پرائیویٹ مجالس میں بارہا یہ کہتے سنا۔ کہ حصول مقصد کے لئے قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈہ ایک ایسا ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے۔ جس سے ہم تمام مخالفتوں کو دور کر سکتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مالی یا انتخابی مشکل اس سے حل ہو سکتی ہے۔"

(از پوسٹر مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۳۶ء)

اسی پر بس نہیں۔ بھارت کے رہنے والے جناب خواجہ حسن نظامی دہلوی نے بھی پاکستان کا دورہ کرنے کے وقت ۲۱ر جون ۱۹۵۱ء کو ایک تقریر میں اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ:۔

"جو لوگ اس وقت مسلمانوں کے فرقوں خاص کر قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ پاکستان کے دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں۔"

(اخبار آزاد۔ لاہور ۲۱ر جون ۱۹۵۱ء)

کاش! خیر خواہان پاکستان اور ارکان حکومت کے مدبرین ان حالات و واقعات پر نظر کریں۔ اور فتنہ پرداز احراریوں کی زبان بندی کر کے پاکستان کو ان پرانے دشمنوں سے بچانے کی کوشش کریں۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی از حیدرآباد سندھ)

یہ اسلامی ریاست کے داعی!

(از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب)

جب کسی جماعت کی طرف سے کسی فکر کی دعوت دی جاتی ہے تو سب سے پہلی چیز جس کا فطرت انسانی مطالعہ کرتی ہے۔ وہ اس فکر کے وہ اخلاقی نتائج ہیں جو اس سے خود اس جماعت کے اندر پیدا ہوسکتے ہیں۔ اس نقطہ نظر سے جب ہم جماعت اسلامی کی اس دعوت پر غور کرتے ہیں جو وہ اسلامی ریاست کے قیام کے متعلق اہل پاکستان کو پیش کر رہی ہے۔ تو ہمیں اس جماعت کے قول و فعل میں ایک عجیب قسم کا تضاد نظر آتا ہے۔ ایک طرف تو ان کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اسلامی نظام کا جو ڈھانچہ ان کے ذہنوں میں ہے۔ اس کے ماتحت قائم کی گئی اسلامی ریاست اپنے شہریوں کے عقائد اور خیالات کو برداشت کرنے میں انتہائی حد تک روادار ہو گی۔ لیکن دوسری طرف ان کا عمل یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ تو الگ رہے۔ خود وہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق مانتے ہیں۔ قیامت کو برحق تسلیم کرتے ہیں۔ اور عام اسلامی حکموں میں اس اصول کی پابندی کرتے ہیں کہ

۱۔ جس امر کے بارہ میں قرآن میں کوئی راہنمائی موجود ہو۔ اس کے متعلق قرآن سے کسی حال میں ہٹنا جائز نہیں۔

۲۔ جس امر کے بارہ میں قرآن کا حکم مختلف پہلوؤں کا احتمال رکھتا ہو۔ اس میں فیصلہ کن چیز سنت رسولؐ ہے۔

۳۔ جس امر کے بارہ میں کتاب اللہ خاموش ہے اس میں سنت رسولؐ کی پیروی کی جائے۔

۴۔ جس مسئلہ میں حدیث موجود ہے۔ اور اس کا صحیح محمل معلوم ہو گیا ہے۔ اس میں اس کے خلاف کسی اجتہاد کی پیروی نہ کی جائے۔

۵۔ جس مسئلہ میں کوئی حدیث نہ ملے اس میں صحابہ تابعین اور دوسرے ائمہ اسلام کے مسالک سے روشنی حاصل کی جائے۔

غرض اسلام کے ان سب مسلمہ اصولوں پر ان کو یقین ہے۔ اور ان کا عمل ان کے مطابق ہے۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ چند باتوں میں کتاب و سنت کی بناء پر ان کا اس جماعت سے اختلاف ہے۔ یہ لوگ اس "اسلامی جماعت" کے نزدیک جس رواداری کے مستحق ہیں۔ اس کی ایک ادنیٰ سی مثال آج کی ان سطور میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جماعت اسلامی والوں کے نزدیک یہ لوگ جن کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ اس اختلاف کی وجہ سے نہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ وہ اس رعایت کے بھی مستحق نہیں کہ انہیں اس نام سے پکارا جائے۔ جس کو انہوں نے اپنے لئے پسند کیا ہے۔ جماعت اسلامی کے ایک ذمہ وار لیڈر مولوی امین حسن صاحب اصلاحی نے انہی دنوں "اسلامی ریاست میں فقہی مسائل کا حل" کے نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ میں انہوں نے جماعت احمدیہ کا جہاں بھی ذکر کیا ہے۔ وہاں تنابز بالالقاب کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے "جماعت قادیانی" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اب اس تنابز بالالقاب کی تین ہی صورتیں سمجھ میں آسکتی ہیں

۱۔ یا تو مولوی امین احسن صاحب اور ان کی جماعت اسلامی کے فکر کے مطابق قائم ہونے والی اسلامی ریاست اس امر کی روادار نہیں ہو گی کہ وہ اپنے شہریوں کو یہ حق دے کہ وہ اپنے لئے جو نام پسند کریں اسی نام سے انہیں پکارا جائے۔ اگر تو اس تنابز بالالقاب کی یہ وجہ ہے۔ تو پھر ایسی اسلامی ریاست کو انتہا درجہ کی روادار ریاست کہنا درحقیقت رواداری کا منہ چڑانا ہے۔

۲۔ دوسری وجہ اس اخلاقی پستی کی یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ایسی حرکت مولوی صاحب سے شدید تعصب کی بناء پر سرزد ہوئی ہے۔ اگر وجہ یہ ہے تو پھر ایک ایسے شخص کو ایک انتہائی حد تک روادار اسلامی ریاست کے قیام کی دعوت دینے کا کیا حق ہے۔ جو خود تعصب کی وجہ سے اسلام کے مطالبہ اخلاق کی ابتدائی بدایت کو بھی پیش نظر نہیں رکھ سکتا۔ حالانکہ یہ رعایت تو اسلام نے اپنے شدید ترین دشمنوں کو بھی دے رکھی ہے۔

۳۔ تیسری وجہ اس ناپسندیدہ نام سے یاد کرنے کی یہ ہو سکتی ہے۔ کہ مولوی صاحب عوام کی مخالفت سے ڈرتے ہیں۔ کہ اگر وہ جماعت احمدیہ کو اس کے اصلی نام سے پکاریں۔ تو پھر لوگ ان کی مولویت میں شک کرنے لگ جائیں گے۔ اور اس سے ان کی لیڈری کو ناقابل تلافی دھکا لگے گا۔ اگر وجہ یہ ہے۔ تو پھر ایک ایسی جماعت کو جس کے لیڈر اس قدر ڈرپوک ہیں۔ کہ اپنے متبعین کے خوف سے انسانیت کے ابتدائی حقوق کی رعایت دینے کے بھی روادار نہیں اپنے قول و فعل میں کہاں تک مخلص کہلانے کی مستحق ہے۔ اور اس طرز عمل سے دنیا یہ کیوں نہ سمجھے کہ اس ساری جدوجہد کے پس منظر میں دراصل ذاتی اقتدار اور طاغوتی سیاست کی تمنائیں مصروف عمل ہیں۔ اور اسلام کا نام صرف حصول مقصد کا ایک ذریعہ ہے؟

آج غیر ملکوں میں پاکستان کی جو عزت ہے وہ سر ظفر اللہ خان کی کوششوں کا نتیجہ ہے

جناب مفتاح الدین صاحب ظفر ایم۔ ایس سی ایل ٹی نے ایک کتابچہ "ہمارے راہنما" شائع کیا ہے جس میں معماران پاکستان کے مختصر حالات درج کئے ہیں۔ ص۱۹ پر آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب کے ابتدائی حالات درج کرنے کے بعد ان کے موجودہ عہدہ "وزیر خارجہ حکومت پاکستان" کے متعلق بھی کچھ لکھا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"آپ بڑے عالم اور زبردست مقرر، کئی زبانوں کے ماہر اور زور دار قلم کے مالک ہیں۔ حکومت پاکستان میں غیر ملکی تعلقات کا محکمہ آپ کی نگرانی میں ہے۔ آپ نے پاکستان کی طرف سے فلسطین کے معاملہ پر اقوام متحدہ کے جلسہ میں شرکت کی۔ اور تقسیم فلسطین کی شدید اور پُر زور مخالفت کی۔ کشمیر کا معاملہ ہندوستان نے اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا۔ تو آپ نے حزب مخالف کے جواب میں متواتر ۳½ گھنٹے تک تقریر کی۔ اتنی لمبی مدلل اور زور دار تقریر آج تک کسی اور سیاستدان نے اقوام متحدہ کے جلسے میں نہیں کی۔ اس تقریر نے دوست اور دشمن سب سے خراج تحسین وصول کیا۔ اور پاکستان کا نقطۂ نظر دنیا کے سامنے صاف طور پر واضح ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج غیر ملکوں میں پاکستان کی جو عزت ہے۔ وہ سر ظفر اللہ خان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔" (ہمارے رہنما ص۱۹)

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ گوجرانوالہ)

ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں مترجم اور بغیر ترجمہ والی
منگوانے کے لئے صرف یہ پتہ یاد رکھیے
مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج: فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان برائے موصیان

ریزولیوشن نمبر ۵۱ کو مجلس ۵۱ء میں صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ ہر موصی کو اس کی اصل آمدنی سال گذشتہ معلوم کرنے کے لئے فارم بھیجا جاوے۔ اور ایک نقل امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو بھیجی جاوے تاکہ وہ موصی سے فارم پر کرا کر ارسال فرماویں۔ اور اگر ایک ماہ کے اندر جواب نہ آوے۔ تو دوبارہ موصی کو یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھیجا جاوے۔ اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو اطلاع دی جاوے۔ کہ فلاں موصی کو فارم براہ راست اور آپ کی معرفت بھیجا گیا تھا۔ مگر وہ فارم پر ہو کر نہیں آیا۔ اب دوبارہ فارم بذریعہ رجسٹری موصی کو بھجوایا گیا ہے۔ آپ ان سے فارم پر کروا کر جلد ارسال کرا دیں۔ اگر پھر بھی ایک ماہ کے اندر فارم پر ہو کر نہ آئے تو موصی کو بقایا دار تسلیم کرتے ہوئے اس کی وصیت منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جاویگی۔"

اس قاعدہ کے مطابق ہر موصی کو بجٹ فارم بھیجے گئے ہیں۔ بعض عدم پتہ ہو کر واپس آ گئے ہیں۔ پس جن موصی حضرات کو یہ فارم نہ ملا ہو۔ وہ اپنا صحیح پتہ جلد از جلد تحریر فرماویں۔ تاکہ ان کو یہ فارم بھیج دیا جاوے۔ اور جن کے فارم وصول ہو گئے ہیں۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جن احباب کے ذمہ بقایا ہو۔ وہ اپنا بقایا $\frac{۴}{۵۲}$-۳۰ تک بالکل صاف فرماویں۔ تاکہ حساب صاف ہو جاوے۔ اور یہ بقایا آگے نہ چلے۔ صدر انجمن احمدیہ کا سال $\frac{۴}{۵۲}$-۳۰ کو ختم ہوتا ہے۔ اس لئے ہر موصی کو چاہیئے۔ کہ روپیہ ایسے وقت میں ارسال فرماویں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں $\frac{۴}{۵۲}$-۳۰ تک پہنچ سکے۔ کیونکہ $\frac{۵}{۵۲}$-۱ کی وصول شدہ رقوم اگلے سال میں شمار ہوں گی۔

اعلان دار القضاء

بمطالبہ ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ از مولوی عبد القادر صاحب احسان و حافظ عبد الرحمٰن صاحب فریق مدعی کے حق میں ۹۵۰/۳/- روپے کی ڈگری دی گئی ہے۔ جس کی ادائیگی کی صورت یہ ہو گی۔ کہ مبلغ ۷۸۱/۸/- روپے کی امانتی رقم مدعی علیہ ۱ کی طرف سے مدعی کو رقم متدعویہ میں ادا کی جائے اور بقیہ رقم مبلغ ۱۶۸/۱۱/- روپے بذریعہ قسط مبلغ ۵/- روپے ماہوار بموجب اقرار مدعا علیہ ۲ ادا ہو گی جو ماہ مئی ۱۹۵۲ء سے شروع ہو گی۔ مدعا علیہ مولوی عبد القادر صاحب احسان کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کی منسوخی کے لئے ایک ماہ تک درخواست دے سکتے ہیں۔

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان۔

شاندار کوٹھی

ربوہ میں نہایت عمدہ موقعہ پر ایک شاندار کوٹھی برائے فروخت ہے ضرورتمند احباب اس پتہ پر خط و کتابت فرماویں یا خود ملیں۔

عبد اللطیف ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ

اطلاع

مکرم محبوب احمد صاحب و امام الدین صاحب السیکٹران تحریک جدید یہ اعلان پڑھتے ہی دفتر وکالت مال ربوہ میں پہنچ کر رپورٹ فرماویں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ذیابیطس کے بیمار توجہ فرمائیں

ایک معزز سیالکوٹی کے پاس ذیابیطس کا مجرب نسخہ ہے۔ جن سے بیسیوں بیمار صحت یاب ہو چکے ہیں یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن ان صاحب کی بے نیازی سمجھئے یا عدیم الفرصتی کہ سوائے مخصوص لوگوں کے دوسرے لوگ بہت کم فائدہ اٹھا سکے۔ بہت سے لوگ دور دور دراز کا سفر کر کے آئے لیکن بوجہ دوائی تیار نہ ہونے کے مایوس لوٹ گئے۔ اس پوشیدہ حکمت کے خزانہ کو پبلک کے عام فائدہ کے لئے مارکیٹ میں لانے کی غرض سے میں ان صاحب کو متواتر آمادہ کر رہا تھا۔ چنانچہ انہی کی منظوری سے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ چار ذیابیطس کے بیمار حسب ذیل اطلاع دیں۔ ان کو دوائی بلا معاوضہ ارسال کی جائیگی۔ (۱) عمر (۲) کب سے اس مرض میں مبتلا ہیں۔ (۳) کتنی شوگر آتی ہے۔ یہ چار دوست اس دوائی کے ٹیسٹ کیس ہوں گے۔ ان کی تحریری رائے کے بعد دوسرا قدم اٹھایا جائیگا۔

خاکسار ظہور الحسن مولوی فاضل فیئر آکشن مارٹ سٹی روڈ سیالکوٹ

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بد بوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بد بودار چیزیں استعمال کرنے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں یا مجلسوں میں آنا منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے صفائی رکھنا جسم یا کپڑوں کا بد بودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا۔ تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار رہ کر علاج کرنے سے بہتر ہے۔ کہ انسان بیماریوں کو آنے سے روک دے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی اور خوشبو کا استعمال۔ خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان رہ گئے ہیں

ایسٹرن پرفیومری کمپنی

کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے قیمت میں کم ہیں خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست درج ذیل ہے:-

عطر چنبیلی۔ گلاب۔ خس۔ حنا۔ گل شبو۔ حنا عنبری۔ نیلوفر۔ سجدی۔ کرنال۔ نرگس شہلا۔ باغ بہار۔ شام شیراز۔ موتیا

قیمت پانچ روپے۔ آٹھ روپے۔ پندرہ روپے۔ بیس روپے فی تولہ۔ جو عطر پانچ روپے فی تولہ ہم دیتے ہیں۔ وہ دوسرے کارخانوں سے ہندوستان سے آیا ہوا آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ بکتا ہے اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

اس کے علاوہ آئیڈیل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ سپرٹ کے عطر چنبیلی۔ گلاب۔ خس۔ جونو۔ ایویون۔ شامی جان کوبل۔ نشاط اعلیٰ قسم کے ایک روپیہ فی شیشی دیتے ہیں۔

موسم سرما کے لئے ہمارا خاص تحفہ عنبرین عطر پندرہ روپے فی تولہ خریدیں

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

روشن دین تنویر: آسمان شاعری کا چمکتا ہوا ستارہ ؛ احمدیت کا بے باک اور نڈر ترجمان ؛ امن اور انسانیت کا نقیب

صور اسرافیل

تنویر کی پہلی پیشکش ہے جس میں احمدیت کو ایک انوکھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور اب

"اسلام میں ارتداد کی سزا" ؛ ان کی دوسری لاجواب تصنیف ہے

جس میں نام نہاد علماء کے باطل نظریات کی قلعی کھول کر رکھ دی گئی ہے۔ ہر گھرانے میں ان کتب کا ہونا از حد ضروری ہے۔

صور اسرافیل مجلد اعلیٰ کاغذ دو روپے ۲ | احمدیہ کیلنڈر ۰-۸-۰
اسلام میں ارتداد کی سزا دو روپے | اصحاب احمد مجلد ۳-۱۲-۰

ملنے کا پتہ:- مکتبہ تحریک بالمقابل ع ۱۶۰ انارکلی لاہور

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

(بقیہ صفحہ ۳)

ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہماری رائے خواہ کتنی ہی حکومت کی پالیسی کے خلاف ہو۔ مگر اپنی رائے کی تائید میں حقائق پیش کرتے ہیں ہمیں یہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ کسی غلط بیانات کو بیان کر کے اپنے استدلال کا قلعہ تعمیر نہ کریں۔ حقائق میں دانستہ رد و بدل تو پرلے درجہ کی بددیانتی ہے۔ اور ایسے مسخ شدہ حقائق پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھنا ملک و قوم کے ساتھ پرلے درجہ کی غداری ہے۔ خواہ ہماری رائے ویسے کتنی بھی صحیح ہو۔ مگر حقائق میں تصرف کرنا عوام کو دھوکا دینا ہے۔ اور ایسا دھوکا ہے جس کے نتائج بڑے دور رس ہو سکتے ہیں۔

اس وقت ہمیں روزنامہ زمیندار سے تو کچھ کہنا نہیں کیونکہ اس کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ جو کچھ کرے اس کو سزاوار ہے۔ ہمیں افسوس تو روزنامہ آفاق پر آتا ہے۔ کہ اس نے روزنامہ زمیندار کی ہمنوائی کرتے ہوئے حقائق کو دیدہ و دانستہ توڑنے اور مروڑنے کی کوشش کی ہے! افسوس ہمیں اس لئے ہے کہ خارجہ پالیسی کے متعلق اس کی خواہ کچھ بھی رائے تھی۔ ایسے حقائق کو دیدہ و دانستہ توڑنا مروڑنا نہیں چاہیئے تھا ذرا ملاحظہ فرمایئے اپنے افتتاحیہ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء میں رقمطراز ہے۔

"ہم نے اسلامی بلاک بنانے کا نعرہ لگایا اور گزشتہ چار سالوں میں لاکھوں روپیہ ہوگا جو اسلامی ملکوں کے نمائندوں کو کراچی کی کانفرنسوں میں بلانے پر صرف کر دیا۔ لیکن اس سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اور تو اور زیادہ دن نہیں ہوئے کہ ہمارے وزیر خارجہ پیرس سے واپسی پر انقرہ، بیروت دمشق اور قاہرہ تشریف لے گئے تھے۔ اور قاہرہ میں اسلامی ملکوں کو متحد کرنے کے متعلق انہوں نے ایک بیان بھی دیا تھا۔ اس کے بعد کراچی میں آ کر اسلامی ملکوں کی ایک مشاورتی کونسل کی تشکیل کا اعلان بھی کیا۔ اور اس ضمن میں یہ خبر بھی چھپی کہ اپریل میں تمام اسلامی ملکوں کی حکومت کے نمائندے کراچی میں آ رہے ہیں لیکن تین چار دن ہوئے ترکی کے ایک مشہور اخبار ملیت کے ایڈیٹر کا ایک خط چھپا ہے جس میں پاکستان کی خارجہ پالیسی پر سخت اعتراضات کئے گئے ہیں۔ بلکہ ترکی اخبار نویس کا ایک وفد جو آجکل بھارت میں گھوم رہا ہے۔ اس کے بعض ارکان بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی نکتہ چینی کی ہے۔ اور یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اسلامی ملکوں میں سے ترکی ہماری خارجہ پالیسی سے متفق نہیں اور ظاہر ہے کہ ترکی کے بغیر اسلامی ممالک کے اتحاد کے کوئی معنے نہیں رہ جاتے

قاہرہ کی تازہ خبر ہے کہ عرب لیگ کے ارکان نے چوہدری ظفر اللہ خان کی تجویز کردہ اسلامی ملکوں کی مشاورتی کونسل کے متعلق زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا۔ بلکہ ان میں سے بعض اس اقدام کو کچھ اور معنے پہنا رہے ہیں اور مصر و شام و لبنان تو خاص طور پر اس قسم کی مشاورتی کونسل کے خلاف ہیں"۔

(روزنامہ آفاق ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

اب اگر کسی بچہ نے بھی روزنامہ آفاق کا باقاعدہ مطالعہ کیا ہوگا۔ تو وہ اس کو پڑھ کر یا تو

بریں عقل و دانش بباید گریست

پکار اٹھے گا۔ اور یا پھر اس کمال سیاست دانی پر قہقہہ مار کر ہنس دے گا۔ کیونکہ اس کو یہ حقائق ضرور معلوم ہوں گے۔

(۱) ترکی کے وزیر خارجہ نے حکومت کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ خان کو ترکی آنے کی دعوت دی۔

(۲) ترکی کے اخبارات نے پاکستان اور چوہدری ظفر اللہ خان کی بے حد تعریفیں کیں

(۳) ترکی ان ملکوں میں سے ہے۔ جو مشرق وسطی کے دفاع کی سکیم میں داعی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً امریکہ فرانس برطانیہ

(۴) ترکی اور عرب ممالک کی باہم صلح نہیں ہے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان نے ان کو باہم ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی۔

(۵) جو ترکی اخبار نویس دورہ کر رہے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ پاکستان اور بھارت کو پھر ایک ہو جانا چاہیئے۔

(۶) عظام پاشا سیکرٹری جنرل عرب لیگ نے وزیر خارجہ پاکستان کی سکیم کو پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ عرب لیگ کے عزائم کے منافی نہیں۔

(۷) سات عرب لیڈروں کا بیان تو آفاق کے اسی پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ عجیب و غریب افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔

یہ حقائق نمونہ از خروارے ہیں۔ اب جو بچہ بھی ان حقائق کو جانتا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ آفاق کی مندرجہ بالا تحریر کتنی پست۔ خلاف واقعہ اور حقائق کو بالکل نظر انداز کرنے پر منحصر ہے۔ گویا استدلال کا محل ایسی بنیاد پر ہے۔ جس کے نیچے کوئی زمین ہی نہیں ؛

مسئلہ طونس کے متعلق امریکہ نے ابھی تک اپنے رویئے کا فیصلہ نہیں کیا

نیویارک ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک سلامتی کونسل میں طونس کے مسئلہ کے متعلق امریکہ نے اپنے رویہ کا فیصلہ نہیں کیا۔ کل تک برطانوی وفد کو بھی ہدایات موصول نہیں ہوئی تھیں۔ امریکی اخبارات میں فرانس کے اقدامات پر بے لاگ نکتہ چینی کی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ شام اور لبنان کے مندوبین جب تک بیروت میں ان کے وزرائے خارجہ اور فرانسیسی سفیروں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ حفاظتی کونسل کو بھیجی جانے والی یادداشت پر دستخط نہیں کریں گے (اسٹار)

مصر کو امریکی گندم کی پیشکش

قاہرہ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے مصری وزارت سپلائی کو اپریل اور مئی کے دوران میں ۲۰ ہزار من گندم ارسال کرنے کی پیشکش کی گئی ہے

حکومت امریکہ نے اس سلسلے میں یہ شرط بھی عائد کی ہے کہ گندم کے عوض آئندہ چھ ماہ میں وہ مصری روئی برآمد کر کے جہاں چاہیں گے بھیجیں گے۔ مصری وزارت خزانہ اس پیشکش پر غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

مصر اور شام کا فضائی معاہدہ

قاہرہ ۱۳ اپریل۔ مصر اور شام کے درمیان ایک فضائی معاہدے کا مسودہ مصر کی طرف سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور اسے شامی حکام کے مطالعہ کی غرض سے شام ارسال کر دیا گیا ہے

(اسٹار)

ہ نہیں ہوا۔ کہ سفارتی نمائندوں کی حیثیت کیا ہوگی۔

بیروت ۱۳ اپریل۔ حکومت لبنان نے امریکہ کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے کہ وہ لبنان کا تمام فاضل تانبہ خرید لے گا۔ اس تانبے کو خریدنے کا مقصد یہ ہے کہ اسے روس یا اس کے حلیف ممالک کے ہاتھ فروخت نہ کیا جا سکے۔ (اسٹار)

مشرق وسطی کی خبریں

لندن ۱۳ اپریل۔ عرب میں تیل کے وسیع ذرائع سے فائدہ اٹھانے کے بعد سے سعودی عرب کو بتدریج جدید ترقی کے معیار پر لایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مکہ معظمہ کے مقدس شہر میں بجلی بھی لگائی جا رہی ہے اس کام پر ۲۵۰۰۰۰ پونڈ خرچ آئیں گے۔ اور توقع ہے کہ ایک برس تک کام مکمل ہو جائیگا۔ مکہ معظمہ کی موجودہ آبادی ۲۵۰۰۰۰ ہے مگر حج کے موقع پر شہر میں دیگر ممالک کے لاکھوں افراد جمع ہوتے ہیں۔ اس سال حج کے وقت برقی روشنی تو مہیا نہیں ہو سکے گی۔ لیکن ۱۹۵۳ء میں حج بیت اللہ کو جانیوالے مکہ معظمہ میں ویسی ہی برقی روشنی پائیں۔ جیسی کہ ان کے اپنے شہروں میں ہے۔

قاہرہ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سپین کے وزیر خارجہ ڈون البرٹو مارٹا جو عرب ممالک کے دورہ کے سلسلے میں سرکاری طور پر ۲۷ سے ۲۹ اپریل تک مصر میں ہی قیام کریں گے۔ آپ حکومت مصر کے مہمان ہونگے ان کا یہ دورہ عرب ممالک اور سپین کے درمیان گہرے تعلقات استوار کرنے کے سلسلہ میں ہے۔

قاہرہ ۱۳ اپریل مصری وزارت امور خارجہ اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ مصر اور جاپان کے درمیان پھر سے سفارتی تعلقات استوار کر دیئے جائیں۔ ابھی تک اسبات کا فیصلہ

جڑاؤ اور خالص سونے کے زیورات
غنی سنز جیولرز
۱۲۲۔ انارکلی لاہور سے خریدیں پروپرائیٹر ملک عبد الغنی احمدی